ترک رفع الیدین

40

حدیث مبارکہ

طالب دعا فقیر سگ مدینہ

محمد اعجاز رضا قادری عطاری

فیضان دعوت اسلامی گروپ میں ایڈ ہونے کے لیے واٹس ایپ نمبر

ال کنٹری 👇🏻

00923121616255

پاکستان 👇🏻

03121616255

❁ ترک رفع یدین اور چالیس احادیث ❁

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد!

محترم قارئین! سب سے پہلے مسئلہ ہذا (اختلافی رفع الیدین) کی شرعی حیثیت کا ذہن نشین کر لینا ضروری ہے تاکہ اسکے بارے میں غیر مقلدین کے پروپیگنڈہ اور ان کے اس واویلا کی اصل وجہ کے معلوم کرنے میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے

شرعی لحاظ سے مسائل کی تین اقسام:

۱) ضروریات دین

۲) ضروریات عقائد اہل سنت

۳) اہل سنت کے درمیان اختلافی مسائل

۱) ضروریات دین:

ایسے مسائل جو شریعت مطہرہ کے قطعی اور متواتر دلائل سے قطعی لزوماً ثابت اور تمام اُمت کے متفق علیہ ہوں جس میں کسی قسم کا انکار کفر ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسول اللہ ﷺ کی رسالت، نماز پنجگانہ کی فرضیت وغیرہ

۲) ضروریات عقائد اہل سنت:

وہ مسائل کہ دلائل شرعیہ سے جن کا ثبوت تمام اہل سنت و جماعت کا مجمع علیہ ہو جس کا انکار بدمذہبی اور خارج از اہل سنت ہو جیسے موزوں پر مسح کا مسنون ہونا، اور ثواب وعذاب قبر وغیرہا:

۳) اہل سنت کے درمیان اختلافی مسائل:

شریعت مطہرہ کے وہ اجتہادی مسائل جن کی شرعی حیثیت کے متعلق خود اہل سنت ائمہ کا اختلاف ہے جس میں کسی کا انکار نہ شرک نہ کفر نہ ضلالت حتیٰ کہ گناہ بھی نہیں جبکہ بر بناء تحقیق ہو اور ائمہ اجتہاد کی اتباع میں ہو اور ان کی روش پر ہو اور اس کا باعث کوئی قلبی مرض (بد مذہبی) نہ ہو ورنہ وہ حسب مقام فسق وضلالت بلکہ کفر کے درجہ پر بھی ہو گا تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو

(شرح العقائد النسفیہ مع الشرح النبر اس طبع پشاور)

پھر قسم ثالث میں مختلف صورتیں ہیں

(۱) تفصیل اختلاف (۲) مشروعیت مسئلہ میں اختلاف (۳) نسخ وعدم نسخ کا اختلاف

اختلافی رفع الیدین کی شرعی حیثیت

مسئلہ اختلافی رفع الیدین نہ تو ضروریات دین سے ہے اور نہ ضروریات عقائد اہل سنت سے ہے بلکہ اسکا تعلق اہل سنت کے درمیان اختلافی مسائل کی قسم نمبر ۳ نسخ وعدم نسخ کا اختلاف سے ہے یعنی یہ سلف اور ائمہ اہل سنت کے درمیان اختلافی ہے اور اسکے بقاء وعدم بقاء اور منسوخ و عدم منسوخ ہونے کے متعلق شروع سے اختلاف ہے ہم اہل سنت و جماعت احناف منسوخ ہونے کے قائل ہیں

اس قسم کے مسائل میں شرعی لائحہ عمل یہ ہے کہ مجتہد اپنے اجتہاد کا پابند ہے دوسرے مجتہد کے اجتہاد کا پابند نہیں اور غیر مجتہد اپنے بنا پر کسی نہ کسی امام مجتہد کی پیروی میں اس پر عمل پیرا ہو کیونکہ جب غیر مجتہد میں ان مسائل کے حل کرنے کا کوئی ذریعہ یا اہلیت نہیں

تو وہ ان کے بارے میں فیصلہ کیونکر صادر کر سکتا ہے اور یہ وہ امر ہے کہ جس پر چاروں ائمہ کرام متفق ہیں جبکہ چار کی تخصیص دیگر مجتہدین کی نفی نہیں بلکہ یہ محض اس لیے ہے کہ شریعت مطہرہ کے جملہ مسائل اصولاً فروعاً صرف انھی حضرات کے مدون ومحفوظ ہیں ورنہ ائمہ مجتہدین تو ہزاروں گزرے

ہیں جن کے مذاہب مٹ گئے یا اِکاّدُکاّ مسائل پائے جاتے ہیں بہر حال جو غیر مجتہد صحیح العقیدہ سنی مسلمان خصوصاً پیش نظر مسئلہ میں قائلین رفع یدین ائمہ مجتہدین میں سے کسی کی پیروی میں عمل پیرا ہوتا ہے تو اگر کوئی اور شرعی خرابی نہ ہو تو اسکی نماز ہمارے نزدیک قطعاً درست ہے بلکہ صحیح العقیدہ سنی شافعی و حنبلی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع بن جائے تو ہمارے نزدیک اسکی اقتداء میں نماز پڑھنا بھی قطعاً درست ہے اسی طرح قائلین رفع یدین اہل سنت شوافع و حنابلہ کا تارکین رفع یدین (احناف و مالکی) کی بابت بھی بعینہ یہی نظریہ ہے:

اس سے حنفی، شافعی و حنبلی و مالکی و غیر مقلد کا فرق بھی واضح ہو گیا کہ غیر مقلدین مذکورہ تفصیل کے بالکل برعکس ہیں اولاً تو یہ مجتہد نہیں اور غیر مجتہد ہوتے ہوئے اجتہاد کرتے ہیں تو خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور خود غیر مجتہد ہوتے ہوئے لوگوں کو اپنی تقلید کراتے ہیں جس کی دلیل یہ ہے کہ ان کے عوام اپنی ضرورت کے مطابق تمام مسائل اپنے انھی بناوٹی مجتہدوں سے پوچھ کر عمل پیرا ہوتے ہیں اور قائلین ترک رفع یدین احناف بلکہ صحابہ کرام و تابعین کرام کی نمازوں کو محض رفع یدین نہ کرنے کی بنا پر باطل قرار دیتے ہیں یہ ان کا جرم عظیم ہے یہ کتاب تحریر کرنے کا ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ہمارا مؤقف واضح اور دلائل سے بھرپور ہے تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہمارا عمل حدیث کے مطابق نہیں اسی لیے بنیادی روایت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تحقیق حاضر خدمت ہے اللہ رب العزت حق بات کو سمجھنے اور اُس کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

❀ ترک رفع یدین اور چالیس احادیث ❀

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

[قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ]

ترجمہ: تحقیق کہ وہ ایمان لانے والے کامیاب ہو گئے جو نماز میں خشوع خضوع اختیار کرنے والے

ہیں (سورۃ المومنون: ۲،۱)

تفسیر: [قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: مُخْبِتُوْنَ مُتَوَاضِعُوْنَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ۔۔۔]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خشوع کرنے والے سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز میں تواضع اور عاجزی اختیار کرتے ہیں اور دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں (تفسیر المقباس من تفسیر ابن عباس ص ۲۸۴)

اس تفسیر کی تائید حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ہوتی ہے

آپ فرماتے ہیں:

[لا ترفع الایدی الا فی سبع مواطن: حین یفتتح الصلوٰۃ۔۔۔۔]

(المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۰/۷۷،۷۸ رقم ۱۱۹۰۴)

اس تفسیر کی تائید مشہور ثقہ تابعی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی تفسیر سے بھی ہوتی ہے حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ [الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ] کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

[خاشعون الذین لا یرفعون ایدیھم فی الصلوٰۃ الا فی تکبیرۃ الاولیٰ]

ترجمہ: خاشعون سے مراد وہ لوگ ہیں جو صرف تکبیر اولیٰ کے وقت رفع یدین کرتے ہیں

(تفسیر سمرقندی المعروف بحر العلوم: ۲/۴۰۸ مطبوعہ بیروت)

یہ درایۃ صحیح ہے اور اس سے درایۃ ترک رفع یدین ثابت ہوتا ہے اور اس کی تائید حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ہوتی ہے اور نماز کے اندر رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت سجدوں کے اندر اور تیسری رکعت کو کھڑے ہوتے وقت رفع یدین خشوع خضوع کے منافی ہے اور ذکر سے خالی بھی ہے لہٰذا ان مقامات پر رفع یدین کو ترک کرنا ہی اولیٰ و افضل ہے جو اہل سنت و جماعت کا موقف ہے

(۱) [حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا کیا وجہ ہے میں تم کو (نماز میں) رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں گویا وہ بدکے ہوئے گھوڑوں کی دُمیں ہیں (خوب سن لو آئندہ) نماز میں سکون اختیار کرو]

(۱) صحیح مسلم: ۱/۱۸۱ طبع کراچی
(۲) سنن ابوداوٗد: ۱/۱۴۳
(۳) سنن نسائی: ۱/۱۶۷
(۴) مسند احمد: ۵/۳۹
(۵) مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/۴۸۶
(۶) سنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/۲۸۰
(۷) شرح معانی الآثار: ۱/۳۰۷
(۸) جزء رفع یدین للبخاری: ص ۳۱،۳۲

ناصر الدین البانی غیر مقلد نے سنن ابوداوٗد، سنن نسائی طبع بیروت کی تحقیق میں اس روایت کو صحیح کہا اس روایت کے تحت اختلافی رفع یدین منسوخ ہے

(۱) امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ:

حدیث جابر سے استدلال کے بعد امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

"ولأن السنة رفع يديه عند الافتتاح"

ترجمہ: اور بے شک رفع یدین صرف نماز کے شروع میں سنت ہے

(البنایہ: ۳/۱۳۶ طبع بیروت)

(۲) امام اجل وکیل احناف محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے دعویٰ نسخ فرمایا اور اس پر دلائل کے انبار لگا دیئے

دیکھئے: (شرح معانی الآثار للطحاوی مترجم: ۱/۴۶۲ طبع لاہور)

(۳) امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ:

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ "المبسوط" میں فرماتے ہیں!

[وحین رأی بعض الصحابۃ رضوان اللہ علیھم یرفعون ایدیھم فی بعض أحوال الصّلوٰۃ کرہ ذالک فقال مالی أرا کم رافعی أیدیکم کأنھا أذناب خیل شمس اسکتوا]

ترجمہ: یعنی رسول اللہ ﷺ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بعض احوال نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا تو اس کے کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا مالی ارا کم رافعی ایدیکم ۔۔۔الخ

(المبسوط لشمس الدین السرخسی: ۱/ ۱۴ باب کیفیۃ الدخول فی الصلوٰۃ، طبع دار المعرفۃ بیروت)

(۴) امام فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ فرماتے ہیں!

”وعن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ فقال مالی ارا کم رافعی أیدیکم کأنھا أذناب خیل شمس اسکنوا فی الصّلوٰۃ رواہ مسلم“

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق: ۱/ ۱۲۰)

(۵) امام کمال الدین محمد بن الواحد المعروف با بن ہمام رحمۃ اللہ علیہ:

امام ابن حمام شرح فتح القدیر میں ترک رفع یدین کے دلائل لکھ کر نسخ کا دعویٰ فرماتے ہیں دیکھئے:

(شرح فتح القدیر: ۱/ ۳۱۹، ۳۲۰ طبع بیروت)

(۶) شیخ الاسلام برھان الدین علی بن ابی بکر المرغینائی رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ المرغینائی صاحب الھدایہ اولین صفحہ نمبر ۹۲، ۹۳ میں ترک رفع یدین کے دلائل لکھ کر نسخ کا دعویٰ کرتے ہیں

(۷) امام ابن نجیم المصری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ:

امام ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ المصری فرماتے ہیں!

”فلا یرفع یدیه عند الرکوع ولا عند الرفع منه ولا تکبیرات الجنائز بحدیث ابی داؤد عن البراء بن عازب (الی) و بحدیث جابر بن سمرة قال خرج علینا ..الخ“

ترجمہ: یعنی رکوع میں اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تکبیرات جنازہ میں رفع یدین نہیں ہے ابو داؤد کی حدیث براء بن عازب اور حدیث جابر بن سمرہ کی وجہ سے

(البحر الرائق: ۱/ ۳۲۲ طبع کوئٹہ)

(۸) حضرت علامہ علی قاری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

”رواہ مسلم و یفید النسخ“

ترجمہ: حدیث مسلم (رفع یدین) کے نسخ کا فائدہ دیتی ہے (شرح نقایہ: ۱/ ۷۸)

اور اسی طرح ”مرقات شرح مشکوٰۃ“ ملا علی قاری میں ہے

(۹) امام زیلعی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ:

حافظ امام جمال الدین أبی محمد عبد اللہ بن یوسف الزیلعی الحنفی المتوفی ۷۶۲ھ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

”احادیث أصحابنا: منها حدیث تمیم بن طرفة عن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ فقال، مالی ارا کم رافعی ایدیکم کأنها أذناب خیل شمس اسکنوا فی الصّلوٰۃ“ (نصب الرایۃ لأحادیث الھدایہ: ۱/ ۳۹۳)

(۱۰) ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث سے بطور نسخ استدلال فرمایا ہے

دیکھئے (بدائع الصنائع: ۱/ ۲۰۷)

زیادہ تفصیل کے لئے دیکھئے راقم کی کتاب ”سنت امام القبلتین فی ترک رفع الیدین“

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

[کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز پڑھ کے دکھاؤں؟ پس آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ کے دکھائی تو اپنے ہاتھوں کو نہ اٹھایا مگر پہلی بار (تکبیر تحریمہ کے وقت) ہی اٹھایا]

(۱) جامع ترمذی: ۱/ ۵۹ (۲) سنن نسائی: ۱/ ۱۱ (۲ بار)

(۳) سنن ابوداؤد: ۱/ ۱۱۶ (۲ بار) (۴) مسند احمد: ۱/ ۳۸۷

(۵) مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱/ ۲۳۶ (۲ بار) (۶) مسند امام اعظم: ۱/ ۳۵۲

(۷) سنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/ ۷۸ (۲ بار) (۸) شرح معانی الآثار: ۱/ ۱۶۲ (۲ بار)

(۹) المدونۃ الکبریٰ: ۱/ ۶۹ (۱۰) التمہید لابن عبدالبر: ۹/ ۲۱۵

(۱۱) کتاب الضعفاء للعقیلی: ۴/ ۴۲ (۱۲) میزان الاعتدال: ۳/ ۴۹۶ (۳ بار)

(۱۳) کتاب الحجۃ علیٰ اہل المدینۃ: ۱/ ۹۷ (۱۴) موطا امام محمد: ص ۹۰

(۱۵) المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۲/ ۲۰۰ (۳ بار) (۱۶) مسند ابی یعلیٰ: ۶/ ۳۶ (۳ بار)

(۱۷) سنن دارقطنی: ۱/ ۳۹۹ (۱۸) مصنف عبدالرزاق: ۲/ ۷۱ (۳ بار)

(۱۹) جامع المسانید للخوارزمی: ۱/ ۳۳۵ (۲۰) الکامل ابن عدی: ۶/ ۱۵۲

(۲۱) معجم اسامی شیوخ ابوبکر الاسماعیلی: ۱/ ۴۹۴ (۲۲) کتاب المجروحین ابن حبان: ۲/ ۲۷۰

(۲۳) اللآلی المصنوعہ: ۲/ ۱۷ (۲۴) تاریخ بغداد: ۱۱/ ۳۲۰ (۲ بار)

(۲۵) محلیٰ ابن حزم: ۲/ ۲۶۵ (۲ بار)

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ، ابن حزم، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ، ابن قطان رحمۃ اللہ علیہ، ابن دقیق العید مالکی رحمۃ اللہ علیہ، ابن تیمیہ حنبلی، ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احمد شاکر غیر مقلد، عطاء اللہ بھوجیانی غیر مقلد، شیخ ابوعبدالرحمن محمد الفنجانی، ناصر الدین البانی غیر مقلد اور امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہا نے اس حدیث کو حسن وصحیح قرار دیا ہے

الحمدللہ یہ چالیس اسنادہیں یہ روایت صحیح ہے اس روایت کو ۶۳ سے زیادہ محدثین نے حسن وصحیح قرار دیا ہے دیکھئے راقم کی کتاب "سنت امام القبلتین فی ترک رفع الیدین جلد اول"

(۳) [حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لئے اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں ہاتھ کانوں کی لو کے قریب ہوجاتے پھر اس کے بعد نہیں اٹھاتے اور ایک روایت میں ہے کہ صرف ایک مرتبہ اٹھاتے]

(۱) سنن ابوداؤد: ۱/ ۱۲۵
(۲) شرح معانی الآثار: ۱/ ۱۱۰
(۳) مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱/ ۳۲۶
(۴) مصنف عبدالرزاق: ۲/ ۷۰

اس حدیث کو علامہ شاکر غیر مقلد نے ترمذی بتحقیق وشرح: ۲/ ۴۰۹ طبع بیروت میں صحیح قرار دیا

(۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

[میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز شروع فرمائی تو ہاتھ اٹھائے کندھوں تک اور جب ارادہ کیا رکوع کا اور رکوع سے سر اٹھانے کا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رفع یدین نہیں کیا اور نہ ہی دوسجدوں کے درمیان (رفع یدین) کیا] (مسند حمیدی: ۲/ ۲۲۷ رقم ۶۱۴ طبع بیروت)

(۵) [محمد بن عمرو بن عطاء سے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی احباب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا ذکر آیا تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو خوب یاد رکھنے والا ہوں میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کندھوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جمادیتے پھر اپنی پیٹھ جھکا کر سر اور گردن برابر کردیتے پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہوجاتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ کی ہر پسلی اپنی جگہ پر آجاتی اور جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھتے نہ بانہوں کو بچھاتے نہ سمیٹ کر پہلو سے لگادیتے اور پاؤں کی انگلیوں کی نوکیں قبلے کی طرف رکھتے جب دو رکعتیں پڑھ

جھکتے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور سرین کے بل بیٹھتے ۔الخ]

(صحیح بخاری: ۱/ ۳۷۵)

یہ حدیث صحیح سب کے لئے حجت ہے کیونکہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے ظاہری معاملات اس حدیث میں بیان فرمائے ہیں جن میں رفع یدین رکوع والا بھی ظاہری ہے مگر حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے پوری نماز بیان کر دی مگر رکوع والے رفع یدین کا ذکر نہیں کیا اور بہت سارے صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ سن کر کوئی اعتراض بھی نہیں کیا تو ثابت ہوا کہ رفع یدین رکوع والا مشروع ہوتا تو صحابہ ضرور اعتراض کرتے اور یہ حدیث ہے بھی صحیح ۔باقی دوسری اسناد ضعیف ہیں جن میں رکوع والے رفع یدین کا ذکر ہے نہ وہ بخاری مسلم میں ہیں اسی لئے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی کہنا پڑا کہ ''اصلہ فی البخاری'' کہ اصل حدیث بخاری میں ہے ۔جس میں رفع یدین عند الرکوع و بعد الرکوع کا ذکر نہیں (الدرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ: ۱/ ۱۵۳)

(٦) [ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ہر ایک فرض اور نفل نماز میں رمضان میں یا اور کسی مہینے میں جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے اللہ اکبر کہتے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے، پھر رکوع سے سر اٹھاتے وقت ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے، پھر'' ربنا لک الحمد'' کہتے، پھر سجدہ کرنے کے لئے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر جب دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کر کے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے پھر جب نماز پڑھ چکتے تو فرماتے کہ قسم اس (خدا) کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم سب لوگوں میں میری نماز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سے سے زیادہ مشابہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے تشریف لے گئے (صحیح بخاری: ۱/ ۳۹۲ رقم ۷۶۶)

فائدہ: یہ حدیث سنداً امتناً صحیح ہے پھر اس میں وفات تک بغیر رفع یدین کے متعلق تصریح بھی ہے اسی حدیث کی تفسیر دوسری ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ملاحظہ فرمائیے

[امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے نعیم بن عبد اللہ مجمر اور ابوجعفر قاری دونوں سے روایت کی ہے کہ بے شک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھاتے تو تکبیر تو ہر اونچ نیچ میں کہتے تھے دونوں نے کہا کہ رفع یدین کرتے تھے (صرف) جب تکبیر کہہ کر نماز شروع کرتے تھے]

(کتاب الحجۃ علیٰ اہل المدینۃ: ۱/ ۹۶)

(۷) امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

[حضرت نعیم المجمر اور حضرت ابوجعفر قاری دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ رفع یدین تو نماز شروع کرتے وقت کرتے اور تکبیر ہر اونچ نیچ میں کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے ساتھ تم سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں]

(التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید: ۹/ ۲۱۵)

(۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

[رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے تو خوب ہاتھ دراز کرکے رفع یدین کرتے تھے]

(سنن ابوداؤد: ۱/ ۱۱۷ رقم ۷۴۸ باب رکوع میں رفع یدین کرنے کا ذکر نہیں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بخاری والی روایت دراصل ترک رفع یدین کی روایت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات تک اختلافی رفع یدین کے بغیر نماز پڑھتے رہے چونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دیر سے ایمان لائے تو ان کی مرویات بتاتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری عمل کو بیان کررہے ہیں اور اصول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری عمل کو اپنایا جائے گا

(۹) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

[میں نے سنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے، کہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر سلام پھیرنے تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے]

(مسند الامام ابی حنیفۃ : ص ۵۶ اللامام ابونعیم اصبہانی)

(۱۰)[حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وحضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی ، یہ سب حضرات صرف نماز کے شروع میں ہی اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے]

(۱)سنن دار قطنی: ۱/۱۱۱ (۲)سنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/۷۹ (۳)مجمع الزوائد: ۲/۱۰۱

(۱۱)[حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ ،حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں ،کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے پھر (دوبارہ) نہیں اٹھاتے ،حضرت زبیر بن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم (نخعی) رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ایسے ہی کرتے دیکھا ہے]

(۱)شرح معانی الآثار: ۱/۴۲۵ رقم ۱۲۷۱ (۲)مصنف ابن ابی شیبۃ : ۱/۲۳۷

(۱۲)[حضرت عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے ، پھر دوبارہ نہیں اٹھاتے]

(۱)شرح معانی الآثار: ۱/۴۶۵ (۲)مصنف ابن ابی شیبۃ : ۱/۲۳۶

اس روایت کو آثار السنن میں صحیح کہا ہے

(۱۳)حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

[نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سجدہ تو سات اعضاء پر کیا جائے گا دونوں ہاتھوں ،دونوں پاؤں ،دونوں گھٹنوں اور پیشانی پر ،اور رفع یدین بیت اللہ کی زیارت کے وقت ،صفا اور مروہ پہاڑی کے وقت ،عرفہ اور مزدلفہ ،رمی جمار کے وقت اور نماز کے شروع میں کیا جائے گا]

(معجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/۳۵۸)

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے شروع میں رفع یدین کرنے کا حکم دیا اگر رکوع و بعد رکوع

رفع یدین ہوتا تو آپ ﷺ اس کا بھی ضرور حکم فرماتے اب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فتوٰی بھی ملاحظہ فرمائیے

(۱۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

[رفع یدین نہ کیا جائے مگر سات مقامات پر، نماز شروع کرتے وقت، بیت اللہ کی زیارت کے وقت، صفا پہاڑی پر، مروہ پہاڑی پر، وقوف عرفہ ومزدلفہ میں اور رمی جمار کے وقت]

(مسند ابویعلیٰ: ۳/ ۳۱۰)

امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد: ۲/ ۱۰۷ میں فرمایا اس حدیث کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں روایت کیا اور اس کے رجال ثقہ ہیں

(۱۵) [حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور انگوٹھے (مبارک) کانوں کے برابر اٹھائے، پھر رکوع کیا حتیٰ ہر جوڑ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا اور پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے گئے تو پہلے آپ ﷺ نے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ]

(المستدرک للحاکم: ۱/ ۲۲۶)

امام حاکم نے فرمایا یہ اسناد بخاری ومسلم کی شرط کے مطابق ہے امام حاکم کی طرح مستدرک مع تلخیص ذہبی: ۱/ ۲۲۶ پر امام ذہبی نے بھی اس حدیث کو بخاری ومسلم کی شرط کے مطابق کہا ہے

(۱۷) [حضرت عمرہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ نماز کیسے پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا جب آپ ﷺ وضو فرماتے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالتے بسم اللہ پڑھتے پورا وضو فرماتے پھر قبلہ کی منہ کر کے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے، پھر رکوع کرتے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور ہاتھوں کو پھیلاتے پھر سر اٹھاتے تو پیٹھ اپنی جگہ پر آجاتی تمہارے اس قیام سے کچھ لمبا قیام ہوتا پھر سجدے کرتے۔۔۔الخ بقدر الحاجۃ]

(سنن ابن ماجہ: ۱/ ۷۵)

(۱۸)[حضرت عبدالرحمن بن غنم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا اشعری قوم جمع ہو جاؤ اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کو بھی جمع کرو تا کہ میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی تعلیم دوں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں مدینہ منورہ میں پڑھایا کرتے تھے پس مردوں نے صف باندھی نزدیک ترین صف میں اور بچوں نے صف باندھی ان کے پیچھے اور عورتوں نے صف باندھی بچوں کے پیچھے پھر کسی نے نماز کے لئے اقامت کہی پس آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لئے آگے ہو گئے پھر رفع یدین کیا اور تکبیر کہی پھر فاتحۃ الکتاب اور اس کے بعد سورۃ خاموشی کے ساتھ پڑھا، پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا اور سبحان اللہ وبحمدہ تین بار کہا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے پس آپ کی تکبیریں پہلی رکعت میں چھ ہو گئیں جب دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی پس جس وقت نماز پڑھ چکے تو قوم کی طرف منہ کر کے فرمایا کہ میری تکبیروں کو یاد کرلو اور میرے رکوع و سجود کو یاد کرلو کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ نماز ہے جو ہمیں دن کے اس حصہ میں پڑھائی ۔۔۔الخ بقدر الحاجۃ]

(۱)مسند احمد: ۵ / ۳۴۲ رقم ۲۲۹۴۹

(۲)مصنف عبدالرزاق: ۲ / ۶۲

(۱۹)[سالم البراد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے پھر ہم نے ان سے نماز کے متعلق سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "کیا میں تمہیں وہ نماز پڑھاؤں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے (یعنی نماز کے لئے) تکبیر تحریمہ کہہ کر رفع یدین کیا رکوع میں دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں اور اپنے بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی اپنی جگہ پر پہنچ گیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح چار رکعات پوری کیں]

(۱)مسند احمد: ۵ / ۲۸۴ رقم ۲۲۷۱۳ اِسنادہ حسن

(۲)سنن نسائی: ۲ / ۱۸۷ رقم ۱۰۳۸ قال البانی صحیح لغیرہ

(۲۰)[حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نماز شروع کی تو رفع یدین کیا کانوں تک] (مسند احمد: ۴/ ۳رقم ۱۶۱۴۳)

(۲۱)[حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز شروع کی تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ انہیں اپنے کندھوں کے بالمقابل کر دیا اور جب ارادہ کرتے کہ رکوع کریں اور رکوع سے سر اٹھائیں تو ان دونوں میں ہاتھ نہیں اٹھاتے اور ان دونوں سجدوں کے درمیان بھی نہیں اٹھاتے] (صحیح ابی عوانہ: ۲/ ۹۰)

(۲۲)[حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے جب نماز شروع کرتے] (المدونۃالکبریٰ: ۱/ ۶۹ مطبوعہ مصر)

(۲۳)[حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے]

(۱)مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱/ ۳۲۶ (۲)شرح معانی الآثار: ۱/ ۴۶۵

اس کی سند صحیح بخاری جلد دوم کتاب التفسیر میں ہے یعنی یہ بخاری کی سند ہے

(۲۴)[حضرت عبدالعزیز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز کے شروع میں پہلی تکبیر کے سوا کہیں ہاتھ نہیں اٹھاتے]

(موطا امام محمد: ص ۹۰ مطبوعہ کراچی)

علامہ ماردینی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ بدرالدین العینی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے جوہر النقی، عمدۃ القاری للعینی اور اوجز المسالک میں

(۲۵)[حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس مجلس میں سنا جو ایک قوم کو حدیث بیان فرما رہے تھے جن میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو شروع فرمایا تو پہلی تکبیر کے

وقت اپنے ہاتھوں کو اٹھایا] (مسند احمد: ۴/ ۳۰۳رقم ۱۸۷۱۴)

(۲۶)[امام بیہقی علیہ نے عطیہ العوفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تکبیر تحریمہ میں ہی ہاتھوں کو اٹھاتے پھر دوبارہ نہیں اٹھاتے]

(اوجزالمسالک: ص ۲۰۶)

(۲۷)[حضرت مسرور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سکون اختیار کرو] (سنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/ ۲۸۰)

(۲۸)[حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کوئی نماز شروع کرے تو اسے رفع یدین کرنا چاہیے اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہونا چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ (کی رحمت) اس کے سامنے ہے]

(۱) معجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/ ۳۲۲رقم ۱۱۷ (۲) معجم الاوسط: ۸/ ۱۱رقم ۷۸۰۱

(۳) عمدۃ القاری: ۹/ ۲

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع یدین کا مسئلہ بیان فرمارہے ہیں مگر انہوں نے شروع کا رفع یدین بیان فرمایا رکوع و بعد رکوع کا بیان نہیں فرمایا اگر یہ بھی رفع یدین ہوتا تو ضرور بیان فرماتے

(۲۹)[حضرت حکیم بن عمیر شمالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو رفع یدین کرو کانوں سے مختلف نہ کرو]

(۱) معجم الکبیر للطبرانی: ۳/ ۳۵۷رقم ۳۱۱۸ (۲) نصب الرایۃ: ۱/ ۳۱۳

(۳) مجمع الزوائد: ۲/ ۱۲۲رقم ۲۵۹۲ (۴) کنزالعمال: ۷/ ۳۱۴رقم ۱۹۶۳۹

ان احادیث میں شروع کے رفع یدین کا حکم موجود ہے اور دوسری روایات میں رکوع و بعد رکوع کی نفی بھی موجود ہے مگر ایک حدیث قوی موجود نہیں کہ رکوع و بعد رکوع رفع یدین کرو جس کا دعویٰ ہے دلیل اسی کی ذمے ہے

(۳۰)[حضرت عباد بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی جگہ رفع یدین نہ کرتے تھے]

(۱) نصب الرایۃ: ۱/۴۰۴ (۲) الدرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ: ۱/۱۵۲

(۳۱)[حضرت حصین رحمۃ اللہ علیہ اور مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے، کہ آپ نے فرمایا جب تو تکبیر کہے ابتداء میں تو رفع یدین کر پھر اس کے بعد باقی نماز میں کسی جگہ رفع یدین نہ کر]

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱/۲۳۶ رقم ۲۴۶۰)

(۳۲)[حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا امام اشعت رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ آپ رفع یدین صرف نماز کے شروع کرتے وقت کرتے تھے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں]

(۱) مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱/۲۳۶ رقم ۲۴۵۹ (۲) کتاب الآثار امام محمد: ص ۱۷۴

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ سو صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے اگر اختلافی رفع یدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کرتے دیکھتے تو ضرور امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہ اختلافی رفع یدین کرتے

(۳۳)[امام ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسا فقیہہ نہیں دیکھا جو رفع یدین کرتا ہو سوائے تکبیر افتتاح کے]

(شرح معانی الآثار: ۱/۱۶۵ طبع ملتان)

(۳۴)[حضرت ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تمام شاگرد صرف نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے]

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱/۲۳۶ رقم ۲۴۶۱)

اس روایت کو علامہ ترکمانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح کہا ہے دیکھئے (جوہر النقی علی البیہقی: ۲/۹۷)

(۳۵)[حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے اور تمہارا نماز میں رفع یدین کرنا بے شک اللہ کی قسم ضرور یہ بدعت ہے]

(۱)میزان الاعتدال: ۱/۳۱۵ (۲)الکامل ابن عدی: ۲/۱۰

(۳۶)[حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز میں رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا کہ رفع یدین نہ کرو اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پہلے (اختلافی) رفع یدین کیا لیکن بعد میں چھوڑ دیا]

(۱)عمدۃ القاری: ۲/۷ (۲)زجاجۃ المصابیح: ۱/۵۷۸

(۳۷)[حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رفع یدین کیا تو ہم نے بھی کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا تو ہم نے بھی اس کو چھوڑ دیا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو ترک کیا تو ہم نے بھی اس کو ترک کیا]

(بدائع الصنائع: ۱/۲۰۷)

(۳۸)[علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''بدائع الصنائع'' میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کو ذکر کیا کہ بیشک وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنت کی بشارت دی وہ اپنے ہاتھوں کو نماز میں سوائے پہلی تکبیر کے نہیں اٹھاتے تھے]

(۱)بدائع الصنائع: ۲/۳۰۵ (۲)عمدۃ القاری: ۹/۵

(۳۹)[حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب ہم رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے تو ہم رفع یدین کرتے تھے نماز کی ابتداء مین اور نماز کے اندر رکوع کے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز کے اندر والا رفع یدین (ایام اخیرہ) میں ترک کر دیا اور ابتداء کی رفع یدین پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ثابت قدم رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال ہوگیا]

(اخبار الفقہاء والمحدثین: ص ۲۱۶)

یہ روایت صحیح ہے اس کی تفصیل دیکھئے راقم کی کتاب ''سنت امام القبلتین: ص ۲۶۰'' میں

قارئین محترم راقم نے کتنی صریح اور کتنی واضح احادیث مطہرہ نقل کی ہیں جن میں ترک رفع یدین بالکل دن کے وقت سورج کی طرح واضح ہے مگر اندھے کو نظر نہ آئے تو اس میں سورج کا تو کوئی

قصورنہیں

میں نے چند کتابیں رفع یدین کے اثبات میں دیکھیں تو انہوں نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا مناظرہ لکھ کر بڑے فخر سے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو جتوایا اور ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اختلافی رفع یدین ثابت ہے اس کا جواب اگر مناظرے ہی سے ہو تو اچھا ہے اور ہو بھی امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے، تو لیجئے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے مناظرہ حاضر ہے جو کہ مکہ معظمہ میں ہوا اور اسی پر قارئین سے فیصلہ کروانا چاہوں گا

(۴۰)[امام محمد بن محمد الخوارزمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی مکہ معظمہ کے دار الحناطین میں ملاقات ہوئی تو ان بزرگوں کے درمیان حسب ذیل گفتگو کی

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ: آپ لوگ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: اس لئے کہ رفع یدین ان موقعوں پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ: آپ نے یہ کیا فرمایا میں آپ کو رفع یدین کی صحیح حدیث سناتا ہوں

”حدثنی الزھری عن سالم عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ وعند الرکوع وعند الرفع منہ“ ترجمہ: مجھے زہری نے حدیث بیان کی انہوں نے سالم سے اور سالم نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپ ہاتھ اٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: میرے پاس اس سے قوی تر حدیث موجود ہے

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ: اچھا فوراً پیش فرمائیے

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: لیجئے سنئے "حدثنا حماد عن ابراهيم عن علقمة والاسود عن عبدالله بن مسعود ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كان لا يرفع يديه الا عند افتتاح الصلوٰة ثم لا يعود لشيء من ذالك" ترجمہ: ہم سے حماد نے حدیث بیان کی انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ اور اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف شروع نماز میں ہاتھ اٹھاتے پھر کسی وقت ہاتھ نہ اٹھاتے

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کی پیش کردہ حدیث کو میری پیش کردہ حدیث پر کیا فوقیت ہے کہ جس کی وجہ سے آپ نے اس کو قبول کیا ہے اور میری بیان کردہ حدیث کو چھوڑ دیا

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: اس لئے کہ حماد زہری سے زیادہ فقیہہ عالم تھے اور ابراہیم نخعی سالم سے بڑھ کر عالم فقیہہ ہے علقمہ سالم کے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کم نہیں اسود بہت بڑے متقی فقیہہ وافضل ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فقہ میں قرأت میں، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہیں بڑھ کر ہیں کہ بچپن سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے چونکہ ہماری حدیث کے راوی تمہاری بیان کردہ حدیث کے راویوں سے علم وفضل میں زیادہ ہیں لہٰذا ہماری بیان کردہ حدیث بہت قوی اور قابل قبول ہے

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ: خاموش

[جامع المسانید للخوارزمی: ۱/352][فتح القدیر و مرقات شرح مشکوٰۃ بحوالہ جاء الحق حصہ دوم صفحہ نمبر ۵۷،۵۸،۵۹، زجاجۃ المصابیح: ۱/۵۷۵]

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے چالیس احادیث مکمل ہوئیں قارئین خود ملاحظہ فرمائیں ترک رفع یدین ہی سنت ثابتہ ہے جس پر ہم حنفی عمل کر رہے ہیں باقی غیر مقلدین منسوخ، مضطرب، غیر صریح، مجروح، ضعیف اور موضوع روایات دکھا کر خواہ مخواہ شور مچاتے ہیں ان کے پاس ایک غیر منسوخ

مرفوع، غیر مضطرب جو آخری نماز تک رفع یدین کرنے پر دلالت کرتی ہو ایک حدیث موجود نہیں اگر کسی کا دعویٰ ہے تو دلیل مدعی کے ذمے ہے اللہ تعالیٰ حق واضح ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الامین

❁وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم❁

طالب دعا فقیر سگ مدینہ

محمد اعجاز رضا قادری عطاری

فیضان دعوت اسلامی گروپ میں ایڈ ہونے کے لیےواٹس ایپ نمبر

ال کنٹری
00923121616255

پاکستان
03121616255